سوال

(162)ماں کوزکوۃ نہ دی جائے،تارک نماز، زکوۃ کا مستحق نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائزہے کہ میں اپنی والدہ کوکچھ مال دوں اورپھر زکوۃ میں شمار کرلوں، حالانکہ میرے والد صاحب میری والدہ صاحبہ پر خرچ کرتے اوران کی مالی حالت بھی الحمدللہ اچھی ہے ؟ اسی طرح میرا ایک بھائی بھی ہے جو کام کرتا ہے، اس نے ابھی تک شادی بھی نہیں کی لیکن (اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے) وہ نماز کی زیادہ حفاظت نہیں کرتا، کیا میں اسے کچھ زکوۃ دے سکتا ہوں؟ راہنمائی کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے!

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کےلیے اپنی والدہ کوزکوۃ دینا جائز نہیں، کیونکہ والدین زکوۃ کا مصرف نہیں ہیں اورپھر آپ کے والد صاحب کے خرچ کرنے کی وجہ سے انہیں زکوۃ کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

باقی رہا آپ کا بھائی توجب تک وہ تارک نماز ہے اسے بھی زکوۃ نہیں دی جا سکتی، کیونکہ شہادتین کے بعد نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے اوراسے جان بوجھ کرچھوڑ دینا کفر اکبر ہے اورپھر وہ صحت مند بھی ہے اورکماتا بھی ہے اوراگر اس پر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو اس کےلیے آپ کے والد صاحب زیادہ ذمہ دار ہیں، کیونکہ خرچ کرنے کے اعتبار سے یہ ان کی ذمہ داری ہے بشرطیکہ انہیں اس کی استطاعت ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے اور حق کی طرف اس کی راہنمائی فرمائے اوراسےاپنے نفس، شیطان اوربرے ساتھیوں کے شر سے بچائے.

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ 133

محدث فتویٰ